وَاِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ
اور جب	ہم نے کہا	تم داخل ہو جاؤ	اس
الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ
بستی	پھر کھاؤ	اس (بستی) میں سے	جہاں سے بھی
شِئْتُمْ [1]	رَغَدًا	وَّادْخُلُوا	الْبَابَ [2]
تم چاہو	بافراغت	اور داخل ہو جاؤ	دروازہ میں
سُجَّدًا [3]	وَّقُوْلُوْا	حِطَّةٌ [4]	نَّغْفِرْ لَكُمْ
اطاعت کرتے ہوئے	اور تم کہو	بوجھ ہلکے کیے جائیں	ہم بخش دیں گے تمھیں
خَطٰيٰكُمْ	وَ	سَنَزِيْدُ [5]	الْمُحْسِنِيْنَ [6]
تمہاری غلطیاں	اور	ہم ضرور زیادہ دیں گے	احسان کرنے والوں کو

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ	اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ
فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا	اور اس میں سے جہاں سے بھی چاہو بافراغت کھاؤ
وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا	اور (صدر) دروازے میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ

[1] **شِئْتُمْ** ماضی کا صیغہ ہے یعنی "تم نے چاہا"۔ اس سے پہلے **حَيْثُ** آنے کی وجہ سے ترجمہ ہوگا **"جہاں سے بھی تم چاہو"**۔

[2] **بَاب** کا مطلب ہے دروازہ اور **الْبَاب** "صدر دروازہ"

[3] **سُجَّدًا** کا لفظی ترجمہ ہے "سجدہ کرنے والے"۔ اس جگہ یہ حال بن رہا ہے۔

یہاں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ تم کنعان کے علاقہ میں داخل ہو جاؤ۔

[4] ایسے اسم کو **اسم فعل** کہتے ہیں۔ ظاہری علامت تنوین موجود ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ اسم ہے، لیکن اس کا معنی فعل کی شکل میں ہوتا ہے۔ پس **حِطَّةٌ** کا ترجمہ ہے "ہمارے بوجھ ہلکے کیے جائیں۔"

[5] **سَنَزِيْدُ: سَ** مستقبل کے لیے بھی آتا ہے اور تاکید کے لیے بھی۔

[6]احسان کرنے والوں سے مراد ہے "نیکی کو سنوار کر ادا کرنے والے"
وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۹﴾
اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں سے بھی چاہو بافراغت کھاؤ اور (صدر) دروازے میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو کہ بوجھ ہلکے کئے جائیں۔ ہم تمہاری خطائیں تمہیں معاف کر دیں گے اور احسان کرنے والوں کو ہم ضرور اور بھی زیادہ دیں گے۔